ازعدالت عظمی

اسٹیٹ آف اوریسا اور دیگران وغیرہ

بنام

سداشیوا موہنتی

25 اکتوبر 1996

[کے رامسوامی اور ایس پی کردوکر، جسٹسز]

ملازمت قانون:

ضابطہ ملازمت اوریسا۔ قاعدہ 2(ii)، 11، 104۔ مقرر کردہ سرکاری رہائش گاہ۔ ریٹائر ہونے والے ملازمین۔ گھروں پر قبضہ جاری رکھنا۔ زیادہ قیام کے لیے تعزیراتی کرایہ۔ حکومت کا عائد کرنے کا اختیار۔ برقرار رکھا گیا۔ جہاں قواعد لاگو نہیں ہوتے ہیں حکومت زیادہ قیام کے لیے تعزیراتی کرایہ عائد کرنے کے اختیار سے محروم ہے۔ سرکاری ملازمین مجاز اتھارٹی یا عدالت عالیہ کے حکم سے اجازت شدہ مدت سے زیادہ تعزیراتی کرایہ ادا کریں۔ عدالت عالیہ ہر معاملے پر صرف غیر معمولی حالات پر غور کرے گی کہ وہ کسی سرکاری ملازم کو مقررہ مدت سے زیادہ اجازت دینے کی ہدایت دے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 14534 آف 1996 وغیرہ۔

1992 کے او اے نمبر 927 میں بھونیشور میں اڑیسہ ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل کے مورخہ 7.1.1993 کے فیصلے اور حکم سے

اپیل گزاروں کے لیے پی این مشرا

جواب دہندگان کے لیے کے این ترپاٹھی، جنرنجن داس، کے وشوناتھن اور کے وی وینکٹارمن

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف سے فاضل وکلاء کو سنا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیلیں سنٹرل ایڈمنسٹریٹو ٹریبونل، بھونیشور کے او اے نمبر 1549 / 90 اور بیچ میں 25.5.1992 پر دیے گئے حکم سے پیدا ہوتی ہیں۔

تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ تمام جواب دہندگان سرکاری ملازم ہیں۔ انہیں سرکاری ملازمین کے عہدے کے دوران بھونیشور اور کٹک میں سرکاری مکانات عطا کیے گئے تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد انہوں نے احاطہ خالی نہیں کیا، حالانکہ ان کا حصہ منسوخ کر دی گئی ہے۔ نتیجتاً، حکومت نے ان پر ضابطہ ملازمت اوریسا کے تحت مقرر کردہ معیاری کرایہ سے 5 گنا زیادہ جرمانہ عائد کیا تھا۔ جب انہوں نے ٹریبونل میں محصولات کو چیلنج کیا تو اس نے فیصلہ دیا کہ حکومت کو ایک بار کے معیاری کرایہ سے زیادہ جرمانے کے ذریعے نقصانات کا اندازہ لگانے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ لہذا، حکومت کی طرف سے منظور کردہ حکم قانون میں درست نہیں ہے۔ ریاست کے فاضل وکیل جناب پی این مشرا کا مؤقف ہے کہ ٹریبونل کا نظریہ ضابطہ ملازمت اوریسا (مختصر طور پر ضابطہ) کے قاعدے 11 کے منافی ہے، جس میں اس بات پر غور کیا گیا ہے کہ ایک سرکاری ملازم، ریٹائرمنٹ کے بعد، اگر وہ قواعد کے تحت فراہم قابل چار ماہ کی زیادہ سے زیادہ مدت سے زیادہ قیام کرتا ہے، تو اسے چار ماہ سے زیادہ مدت کے قبضے کے لیے وصول قابل معیاری کرایہ کے 5 گنا کی شرح سے کرایہ کی تعزیراتی شرح ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ لہذا ٹریبونل کی طرف سے لیا گیا نظریہ قانون کے لحاظ سے درست نہیں ہے۔

ضابطوں کے ضمیمہ پر انحصار کرنے والے جواب دہندگان کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل جناب جنار جن داس کا کہنا ہے کہ حکومت نے مکان کی مقرر کردہ کے لیے طریقہ کار مقرر کیا ہے اور استعمال کے لیے سرکاری ملازمین کو مکان کے لیے طے شدہ معیاری کرایہ ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ دوسرے لفظوں میں، زیادہ قیام کے لیے معیاری کرایہ کا پانچ گنا طے کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

اس لیے سوال یہ ہے: کیا ٹریبونل کا نظریہ قانون کے لحاظ سے درست ہے؟ یہ دیکھا گیا ہے کہ قواعد کے قاعدہ 104 کے تحت، حکومت نے مکانات کا حصہ کو ان شرائط وضوابط کے تابع باقاعدہ کرنے کا اپنا اختیار محفوظ رکھا ہے، جو حکومت کی طرف سے جاری کردہ ہدایات کے تحت ریگولیٹ کیے جا سکتے ہیں۔ قاعدہ 11 حکومت کی ملکیت یا حکومت کی طرف سے لیز پر دیے گئے افسران کو مکان کی الاٹمنٹ سے متعلق ہے، جیسا کہ معاملہ ہو، قاعدہ 2(ii) عام یا خصوصی حکم نامے کے ذریعے، شق (ب) میں جو پہلے مذکور ہے اس سے زیادہ فیس طے کرنے کے لیے فراہم کرتا ہے۔ شق (6) میں کہا گیا ہے کہ جہاں سرکاری ملازم رہائش گاہ خالی نہیں کرتا ہے، حصہ کی منسوخی کے بعد حکومت کو جرمانہ کرایہ وصول کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ اس کے لیے 12 دسمبر 1986 کی حکومت کی کارروائی کے ذریعے طریقہ کار طے کیا گیا ہے۔ اس میں شق (2) میں کہا گیا ہے کہ ایک سرکاری ملازم جو صحت کی حقیقی وجوہات یا دیگر بالکل مجبور کرنے والی وجوہات کی بنا پر کوارٹر خالی نہیں کر سکتا، سہ ماہی کے لیے طے شدہ معیاری کرایہ کی پیشگی ادائیگی پر اسٹیٹ کے ڈائریکٹر کی پیشگی تحریری اجازت کے ساتھ صرف ایک ماہ کی مزید مدت کے لیے کوارٹر کو برقرار رکھ سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، ریٹائرمنٹ/منتقلی کے بعد سرکاری ملازم کو ڈائریکٹر آف اسٹیٹس کی پیشگی تحریری اجازت کے ساتھ حقیقی وجوہات کے علاوہ سہ ماہی خالی کرنا ضروری ہے۔ وہ صرف ایک ماہ کی مدت کے لیے سہ ماہی برقرار رکھنے کا حقدار ہوگا وہ بھی معیاری کرایہ پیشگی ادا کرنے پر۔ شق (5) میں تصور کیا گیا ہے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد ایک سرکاری ملازم کو چار ماہ کے لیے عام کرایہ کی پیشگی ادائیگی پر ضابطہ اخلاق میں فراہم کردہ زیادہ سے زیادہ چار ماہ کی مدت کے لیے اس کے زیر قبضہ کوارٹر کو برقرار رکھنے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔ لیکن اس کا ڈی سی آر جی اس کے گورنمنٹ کوارٹر خالی کرنے کے بعد

ہی رہا کیا جائے گا۔ چار ماہ سے آگے کی سہ ماہی کے قبضے کی مدت کے لیے معیاری کرایہ کے پانچ گنا کی شرح سے کرایہ بھی لیا جائے گا۔

اس طرح، یہ دیکھا جا سکتا ہے کہ ایک سرکاری ملازم، سرکاری ملازم کا عہدہ چھوڑنے کے بعد، چار ماہ کی میعاد ختم ہونے کے بعد احاطہ خالی کرنا ضروری ہے، بشرطیکہ وہ شق (5) کے تحت مقرر کردہ معیاری کرایہ ادا کرے۔ اگر وہ چار ماہ سے زیادہ قیام کرتا ہے، تو اس سے قواعد کے تحت مقرر کردہ معیاری کرایہ کے پانچ گنا کی شرح سے کرایہ وصول کیا جائے گا۔ مسٹر جسٹر نجن داس کے ذریعے جن قواعد پر انحصار کیا گیا ہے ان کے ضمیمہ کا ان معاملات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس میں، جہاں کسی سرکاری ملازم کے پاس مکان ہے لیکن اس نے دھوکہ دہی سے مکان کی مختص حاصل کر لی ہے، حکومت قواعد کے مطابق اسے بے دخل کرنے کی حقدار ہے لیکن اسے صرف معیاری کرایہ ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ جب کہ وہ مختص شدہ مکان کے ملحقہ مکان کے قبضے میں تھا اور اسے چھوڑ دیتا تھا اور اسٹیٹ آفیسر کی اجازت کے بغیر، اسے اس مکان کے لیے مقرر کردہ معیاری کرایہ ادا کرنا پڑتا ہے جو اسے مختص کیا گیا تھا اور ملحقہ مکان کے لیے بھی۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا کہ خصوصی حالات سے نمٹنا ضروری تھا۔ لیکن عام حالات میں، قاعدہ 11 کا ضمیمہ سرکاری ملازم کے لیے بہت کم مددگار ہوتا ہے جو چار ماہ کے بعد زیادہ قیام کرتا ہے۔ اس لیے ٹریبونل اپنے اس نتیجے میں مکمل طور پر غیر قانونی تھا کہ حکومت چار ماہ کی میعاد ختم ہونے کے بعد جرمانہ کرایہ وصول کرنے کی حقدار نہیں ہے۔

اوا نے نمبر 2078 / 92 مورخہ 18.11.1993 میں ٹریبونل کے حکم کے خلاف دائر ایس ایل پی (سی) نمبر 14606 / 94 سے پیدا ہونے والی اپیل کے حوالے سے تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ مدعا علیہ کرنجیا میں ایک سرکاری کوارٹر میں رہ رہا تھا۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ اوپر مذکور ضابطے کا تعلق کٹک اور بھونیشور میں سرکاری ملازم کو مختص کردہ سہ ماہی سے ہے۔ ان حالات میں، کٹک اور بھونیشور میں حکومت کے زیر قبضہ یا ملکیت مکانات کو مقررہ حد سے زیادہ جرمانہ کرایے کی ادائیگی کے لیے خصوصی حکم نامے کے ذریعے مقرر کردہ محصولات، اس طرح حکومت نے خود کو حکومت کی ملکیت یا زیر قبضہ عمارتوں سے جرمانہ کرایہ وصول کرنے کے کسی بھی اختیار سے انکار کر دیا ہے جب تک کہ قواعد یا عام ہدایات جاری نہ کی جائیں۔ اس لیے ٹریبونل صرف اسی معاملے کے حوالے سے درست تھا۔ لیکن دیگر تمام معاملات میں مجاز اتھارٹی کی طرف سے منظور کردہ حکم حتمی ہو گیا ہے۔ حکومت زیادہ قیام کے لیے جرمانہ کرایہ وصول کرنے کے اختیار سے محروم ہے۔ یہاں تک کہ ان معاملات کے سلسلے میں جہاں سرکاری ملازم عدالت عالیہ کی اجازت سے زیادہ قیام کرتا ہے، سرکاری ملازمین کو مجاز اتھارٹی یا عدالت عالیہ کے ذریعے منظور کردہ حکم کی اجازت سے زیادہ تعزیراتی کرایہ ادا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، جیسا بھی معاملہ ہو۔ عدالت عالیہ کو ہر معاملے پر صرف غیر معمولی حالات پر غور کرنے کی ضرورت ہے تاکہ سرکاری ملازم کو مقررہ مدت سے آگے جانے کی اجازت دینے کی ہدایات دی جا سکیں۔ اس کا مقصد منتقلی یا مختص کا انتظار کرنے والے سرکاری ملازمین کو رہائش فراہم کرنے کے اہل بنانا ہے۔

اپیلوں کو مذکورہ بالا حد تک منظوری دی جاتی ہے لیکن، حالات میں، بغیر کسی اخراجات کے۔

جی۔این۔

اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document